سوال

ن حبان (313) ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صحیح اورامام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی تحسین اورامام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق کا جمہور محدثین کے نزدیک کیا اعتبار ہے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین ٗاما بعد:

مذکورہ تینوں محدثین کے بارے میں تحقیقی جواب علی الترتیب درج ذیل ہے۔

1۔ معرفۃ علوم الحدیث تاریخ نیشاپور، المدخل اورالمستدرک علی الصحیحین جیسی کتب مفیدہ کے مصنف ابو عبداللہ محمد بن حمدویہ بن نعیم عرف ابن البیع النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 405ھ) کے بارے میں محدثین کرام کے درمیان اختلاف تھا۔

جرح کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 متوفی 427ھ) سے روایت ہے کہ "کان ابن البیع یمیل إلی التشیع" حاکم تشیع کی طرف مائل تھے۔ (تاریخ بغداد 5/474 ت 3024)

یہ قول ابن الفلکی سے ثابت نہیں "بعض اصحابنا" مجہول راوی ہے۔

2۔ محمد بن طاہر المقدسی الحافظ نے کہا: حاکم نے کہا: حدیث الطیر (سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پرندے کے گوشت) والی حدیث صحیح ہے اور صحیحین میں یہ روایت نہیں لی گئی۔

(15/110

ن طاہر کی یہ جرح کئی وجہ سے مردود ہے مثلاً:

اول: حاکم کی وفات کے بعد ابن طاہر المقدسی 448ھ میں پیدا ہوئے تھے لہٰذا ان کی حاکم سے بے سند نقل مردود ہے۔

(45/192)

اس روایت کی مختصر تحقیق درج ذیل ہے۔

1 (10/603)

2 (17/85)

3۔ ابن الآبنوسی کے استاذ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ مشہور ثقہ امام تھے۔

4 (3/311 ت 1406)

5 (8/245 ت 4346)

6 "ثقۃ کان یتشیع" (تقریب التہذیب: 4345)

ثقہ وصدوق عند الجمہور رواۃ پر تشیع وغیرہ کی جرح سے اس کی حدیث ضعیف نہیں ہوجاتی بلکہ حسن یا صحیح رہتی ہے لہٰذا یہاں تشیع کی جرح مردود ہے۔

7 (5314)

8 (1/136 ت 436)

آپ پر تشیع کا الزام ہے جو کہ جمہور کی توثیق کے بعد یہاں مردود ہے۔

ہ:

جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وصدوق راوی پر اگر بدعتی ہونے کا اعتراض ہو اور اس کی روایت بظاہر اس کے مسلک کی تائید میں ہو۔ تب بھی صحیح یا حسن ہوتی ہے

تفیصل کے لیے دیکھئے "تانیب الکوثری من الاباطیل" (1/42-52)

سلسلے میں جوزجانی (بدعتی) کا اصول صحیح نہیں ہے لہٰذا روایت مذکورہ کو تشیع کا الزام لگا کر رد کرنا غلط ہے۔

9۔ اسماعیل بن عبدالرحمن السدی کے استاذ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی تھے۔

یل سے معلوم ہوا کہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے. جس میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفے میں پرندے لائے گئے تو آپ نے انھیں تقسیم کردیا اور ایک پرندہ رکھ لیا پھر فرمایا: اے میرے اللہ! میرے پاس اس پرندے کا گوشت کھانے کے لیے

ب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے تو انھوں نے آپ کے ساتھ وہ پرندہ کھایا۔

رقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن عمر سدی سے بیان کیا ہے۔ اس حدیث کے بہت سے شواہد بھی ہیں مثلاً:

1 "...

(دیکھئے الکامل لابن عدی 2/570، 2/385)

اس میں قطن بن نسیر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے اور باقی سند حسن لذاتہ ہے۔

2 (2/442، 4432، 1765)

اس کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے۔

: امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کا استاذ ابو بکر احمد بن الجعد الوشاء نامعلوم التوثیق ہے۔

دوم: یحییٰ بن ابی کثیر کی سیدنا انس) سے روایت منقطع و مدلس ہے۔

3۔ "حدیث الطبرانی بسندہ عن سفینۃ رضی اللہ عنہ..... الخ" (المعجم الکبیر 7/82 ح 6437)

اس کی سند دو وجہ سے ضعیف ہے۔

اول: طبرانی کے استاذ عبید العجلی کی توثیق نامعلوم ہے۔

دوم: سلیمان بن قرم ضعیف ہے۔

جو لوگ جمع تفریق کر کے حدیث کو حسن الغیرہ بنا لیتے ہیں ان کے اصول سے بھی حدیث الطیر حسن بنتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جوابات میں ترمذی والی روایت کو "وھو حدیث حسن" قرار دیا ہے۔ (دیکھئے "اجوبۃ الحافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ عن احادیث المصابیح" المطبوع مع المشکوۃ تخر

یہ:

حدیث الطیر کی تصحیح پر ایک دیوبندی فخر الدین الغلانی نے عربی زبان میں "نیل الخیر بحدیث الطیر" نامی کتاب لکھی ہے جو ہمارے پاس موجود ہے۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ حافظ ابن طاہر کا حدیث الطیر کی وجہ سے حاکم نیشاپوری پر اعتراض مردود ہے۔

3:

ن 5/233، دوسرا نسخہ 6/251)

یہ قول تین وجہ سے مردود ہے۔

اول: باسند صحیح ابن طاہر سے مروی نہیں ہے۔

ں (3/608)

سوم: یہ قول جمہور کی توثیق کے خلاف ہے۔

4۔ بعض علماء نے حاکم کی تصحیح فی المستدرک پر کلام کیا ہے. جس کا ان کی عدالت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حاکم کے بارے میں ابو عبدالرحمن السلمیٰ (ضعیف) کی روایت بھی مردود ہے۔

اس جرح کے مقابلے میں جمہور کی توثیق کے بعض حوالے درج ذیل ہیں۔

1 کان ثقۃ" اور وہ (حاکم) ثقہ تھے۔ (تاریخ بغداد 5/473 ت 4024)

2 کان ثقۃ" المنتظم 15/109 ت 3059)

3 فرمایا:

کنہ یصحّح فی مُستدرَکِہِ اَحادیثَ ساقطۃ"

"وہ سچے امام تھے لیکن وہ اپنی مستدرک میں ساقط روایات کو صحیح کہتے تھے الخ۔ (میزان الاعتدال 3/608

فرمایا :

بلاء (17/1163

ہبی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید لکھا :

من بحور العلم علی تشیع قلیل فیہ"

ء (10/165

حفہ (13/244

ب 5(1/432)(البیع)

6۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا دفاع کیا اور انھیں جلیل القدر قرار دیا۔

ن (5/233) دوسرا نسخہ 6/251

متوفی 529ھ :

رہ فی الحدیث العارف بہ حق معرفتہ"

آپ اپنے زمانے میں اہل حدیث کے امام اور حدیث کی معرفت کا حق رکھتے تھے۔ (الحلقۃ الاولیٰ من تاریخ نیسابور المنتخب من السیاق ص 5)

8۔ عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی (متوفی 771ھ) :

ماما جلیلا و حافظا حفیلا اتفق علی إمامتہ و جلالتہ و عظم قدرہ"

آپ جلیل القدر امام اور بہت بڑے حافظ تھے، آپ کی امامت، جلالت اور عظمت قدر پر اتفاق ہے۔ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج 2 ص 443 ت 329)

متوفی 833ھ :

ماً ثقۃ صدوقاً إلا أن فی مستدرکہ أحادیث ضعیفۃ"

ج 2 ص 185 ت 3178)

و ثق کا 10 :

ا (ج 2 ص 119، 120)

جمہور کی اس توثیق کے بعد حاکم نیشاپوری پر جرح مردود ہے اور خلاصہ یہ کہ وہ ثقہ و صدوق شیعی تھے۔

یہ نے امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ، ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ اور جوزجانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا کہ یہ متعنت (متشدد) تھے اور پھر فرمایا :

بیہقی، متساہلون. و قسم کالبخاري، و أحمد بن حنبل، و أبی زرعۃ، و ابن عدي، معتدلون منصفون"

الترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابو عبداللہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر البیہقی رحمۃ اللہ علیہ متساہل تھے اور ایک قسم مثلاً بخاری رحمۃ اللہ علیہ، احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ، ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ (لرازی رحمۃ اللہ علیہ) اور ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ معتدل، انصاف کرنے والے تھے۔

ص 159 ج 2)

ظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اصول حدیث میں اپنی ایک مشہور کتاب میں لکھا ہے۔

ہو معتدل، و منہم من ہو متساہل".

فالحاد منہم (المتعنت) : یحیی بن سعید القطان, و ابن معین, و أبو حاتم, و ابن خراش و غیرہم

والمعتدل فیہم : احمد بن حنبل, البخاري, و أبو زرعۃ

ل کالترمذي و الحاکم و الدار قطنی فی بعض الأوقات"

اور ان محدثین میں بعض معتدل اور بعض متساہل تھے۔

ان میں یحییٰ بن سعید (القطان) ابن معین، ابو حاتم (الرازی) اور ابن خراش (الرافضی) متشدد تھے۔

علیہ، بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ (الرازی رحمۃ اللہ علیہ) معتدل تھے۔

ترمذی، حاکم رحمۃ اللہ علیہ اور بعض اوقات میں دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ متساہل تھے (الموقظہ ص 83)

یہ :

دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان محل نظر ہے۔

ہبی کے بعد عام علماء انھی کے نقش قدم پر چلے مثلاً سخاوی نے کہا :

قسم ثان متسمع کالترمذي والحاكم

وقسم معتدل کاحمد والدارقطني وابن عدي"

اب قسم متساہل تھی مثلاً ترمذی، اور حاکم، میں (سخاوی) نے کہا : اور مثلاً ابن حزم، اور ایک قسم معتدل تھی مثلاً احمد (بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) دارقطنی اور ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ۔

(137 ص 168

اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ حاکم نیشاپوری ثقہ وصدوق ہونے کے ساتھ حدیث پر صحیح کا حکم لگانے میں متساہل تھے۔

یہ :

میزان الاعتدال اور لسان المیزان وغیرہما میں حاکم کے بارے میں بہت سے اقوال باسند صحیح ثابت نہیں ہیں لہٰذا بغیر تحقیق کے ان اقوال سے بچ کر رہیں۔

(3/905) 2792

(2/678 ص 9/153

وغیرہما نے ثقہ قرار دیا۔

ۃ اللہ علیہ کے تصحیح و تحسین میں تساہل کا ذکر میزان الاعتدال میں بھی ملتا ہے۔ مثلاً حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : "

ذ العلماء علی تصحیح الترمذي"

(3/407

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا :

لترمذي. فعند المحاققة غالبها ضعاف"

"پس ترمذی کی تحسین سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے کیونکہ محققین کے نزدیک ایسی غالب (عام، اکثر) روایتیں ضعیف ہیں۔ (میزان الاعتدال 4/416)

ی رحمۃ اللہ علیہ کو متساہل قرار دینے میں ذہبی کے بعد عام علماء انھی کے نقش قدم پر چلے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متساہل تھے۔

3۔ حافظ محمد بن حبان ابوحاتم البستی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 354ھ) کے بارے میں محدثین کرام کے درمیان اختلاف تھا۔

بن علی بن عمر والسلیمانی، یحییٰ بن عمار، ابواسماعیل الہروی، ابوعلی النیسابوری، محمد بن طاہر المقدسی اور عبدالصمد بن محمد بن محمد بن صالح (؟) نے ان پر جرح کی بلکہ سلیمانی نے انھیں کذابین میں شمار کرکے ابوحاتم سہل بن السرا الحافظ سے نقل کیا :

فانہ کذاب "اسے نہ لکھو کیونکہ وہ کذاب ہے"

(معجم البلدان لیاقوت الحموی 1/419

حاتم سہل بن السری بن الخضر الخداء البخاری الحافظ کی صریح توثیق کہیں نہیں ملی اور ثقہ محدث سلیمانی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا :

للسلیمانی کتابا فیہ حط علی کبار، فلا یسمع منہ ما شذ فیہ"

میں نے سلیمانی کی کتاب دیکھی ہے جس میں اکابر پر جرح ہے لہٰذا ان کی شاذبات کو نہ سنا جائے۔ (سیر اعلام النبلاء 17/202)

بعض کی اس جرح کے مقابلے میں جمہور کی توثیق درج ذیل ہے۔

1 :

ان ثقۃ ثبتا فاضلا فہما"

"اور آپ ثقہ ثبت فاضل سمجھدار تھے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر 55/189، وسندہ صحیح)

2 (2/452 ح 3688) میں روایت لی اور کہا : "صحیح علی شرط مسلم"

معلوم ہوا کہ وہ اپنے شاگرد حاکم کے نزدیک ثقہ وصدوق تھے۔

(693 ت 401 ص 55/189

ں(1/349)اور تاریخ الاسلام للذہبی (26/112)وغیرہما حاکم نے مزید کہا : "

ں العلوم ، وکان یحسد بفضلہ وتقدمہ "

(402 55/190)

3۔ الضیاء المقدسی نے آپ سے اپنی مشہور کتاب المختارۃ میں روایتیں لیں ۔ مثلاً دیکھئے ج1 ح 399 ج2 ص282 ح 377 ح 759)

4 :

(2/452)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا : امام علامہ حافظ بہترین روایتیں بیان کرنے والے خراسان کے شیخ (سیر اعلام النبلاء 16/93) نیز دیکھئے تذکرۃ الحفاظ (3/920 ت 879) وغیرہ

5 الاثبات "اور وہ (ابن حبان) ثقہ حفاظ میں سے تھے ۔ (الاکمال 2/316)

ں 1/432 ، تاریخ دمشق 55/190)

6 :

صنف تصانیف لم یسبق اِلی مثلہا "

ج1 ص 349، 348)

7 فی العلوم "وہ علوم کا دریا تھے ۔ "(معجم البلدان 1/415)

(1/1058

9 : "

الکبار المصنفین المجتہدین "

حفاظ ، مصنفین (اور) مجتہدین میں سے تھے ۔

(البدایۃ والنہایہ 12/227 وفیات 354ھ)

10 الی الامام ۔ "(طبقات الشافعیۃ الکبری 2/100 ت 125)

11 (3/161

12 "

الرحالین والمصنفین المحسنین "

(55/187

13 (55/191)

ان کے علاوہ اور بھی کئی علماء سے ان کی تعریف وثناء مروی ہے مثلاً ابو سعید عبدالرحمٰن بن محمد الادریسی وغیرہ ۔

ں تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ ثقہ وصدوق تھے اور جمہور کی توثیق کے مقابلے میں ان پر جرح مردود ہے ۔

ے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور سخاوی نے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کو متساہل قرار دیا ۔ ان کے علاوہ دوسرے علماء نے بھی انھیں متساہل (اور بعض اوقات متشدد) قرار دیا ہے ۔ ذہبی عصر شیخ عبدالرحمٰن بن یحییٰ المعلمی الیمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کی توثیق کے پانچ درجے م

1۔ جنھیں وہ صراحتاً مستقیم الحدیث اور متقن وغیرہ کہتے تھے ۔

2۔ وہ راوی جو ان کے اساتذہ میں سے تھے جن کی مجالس میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ بیٹھتے تھے ۔

3۔ کثرت حدیث کی وجہ سے مشہور راوی تھے ۔

4۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس راوی کو اچھی طرح جانتے تھے ۔

5۔ جو ان چاروں اقسام کے علاوہ (مثلاً مجہول ومستور) تھے ۔

دیکھئے التنکیل (ج1 ص 437، 438 ت 199)

سے معلوم ہوا کہ مجہول اور مستور روایوں کی توثیق میں امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ متساہل تھے لہٰذا ایسے مقام پر اگر وہ منفرد ہو تو ان کی توثیق مقبول نہیں ہے ۔

بعض ثقہ وصدوق راویوں پر امام ابن حبان کی جرح تشدد پر مبنی قرار دے کر رد کر دی گئی تھی ۔

تہ التحقیق:

لئہ علیہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اورابن حبان رحمۃ اللہ علیہ توثیق وتصحیح میں متساہل تھے لہٰذا جس روایت کی تصحیح یا راوی کی توثیق میں ان کا تفرد ہو تو یہ مقبول نہیں ہے لیکن جس راوی کی توثیق پر دو یا زیادہ جمع ہوں اور مقابلے میں جمہور کی صریح جرح نہ ہو تو ایسا راوی صدوق حسن الحدیث ہوتا ہے۔

رہ:

غ(10/جنوری2009)(59:

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔اصول، تخریج اور تحقیقِ روایات-صفحہ572

محدث فتویٰ